کِتَابُ الْإِزْدِوَاجُ

Book of Marriage

منگنی، نکاح، تعلقِ زوجیت، تربیتِ اولاد
طلاق اور خلع کے احکامات

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ادارہ تنویر القرآن لاہور

چالیس احادیث کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا
بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا

جو شخص میری امت کے دینی امور سے متعلق چالیس احادیث کا اہتمام کرے تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اُسے فقیہ اُٹھائے گا اور میں اُس کی شفاعت کروں گا۔

شرح مشکوۃ۔ج:1ص328۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۰۱۴ھ)
دارالفکر،بیروت،لبنان۲۰۰۲ھ

عوام الناس اور خصوصاً ائمہ مساجد اور خطباء عظام کے لیے سال بھر کے جمعہ کے خطبات اور ہر روز کسی ایک نماز کے بعد درس کے اہتمام کے لیے شادی بیاہ، لین دین، جینے مرنے اور ان جیسے دیگر ضروری موضوعات پر 500 محکم آیات اور 2000 محکم احادیث پر 40،40 احادیث اربعین کی شکل میں مختلف عنوانات کے تحت ادارہ تنویر القرآن کے زیر انتظام ترتیب وتدوین کا کام جاری ہے۔
جو انشاءاللہ جلد پبلش ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔

وزٹ کریں:

website:
www.tanveerulquran.org

Youtube Channels:
Mustafai Taleem ul Quran
Tanveer ul Quran Lhr

کِتَابُ الْاِزْدِوَاجُ

(Book of Marriage)

منگنی، نکاح، تعلقِ زوجیت، تربیتِ اولاد

طلاق اور خلع کے احکامات

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ادارہ تنویر القرآن لاہور

اس کتاب پہ کسی قسم کی کوئی آمدنی نہیں ہے جس سے مُصنف یا کسی اور فرد یا ادارے کو مالی فائدہ ہوتا ہو۔ادارہ تنویر القرآن ایک دینی ادارہ ہے جو بنیادی ضروری اور دینی قرآن وسنت کے مسائل پر مشتمل کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیے ہوئے ہے۔ان کُتب کو احباب کے مالی تعاون سے پبلش کروا کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔آپ بھی اس کارِخیر میں شامل ہوں۔

اس کتاب کی طباعت واشاعت

محمد ندیم صاحب و حاجی نسیم اکبر صاحب

کی مالی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی ہے۔

نام کتاب کِتَابُ الْاِزْدِوَاجِ

تالیف پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ناشر **ادارہ تنویر القرآن** لاہور فون: 0300-4099400

کمپوزنگ نادر عباس نادر

پروف ریڈنگ عبدالشکور، محمد ریاض آسی، پروفیسر حافظ نصیر احمد، محمد وسیم

قاری عدیل احمد، حافظ مسعود الحسن، طارق احمد

اشاعت اول رمضان المبارک 1440ھ / جون 2019ء

فہرست

والدین اور ذمہ داران سے گزارش	10
(باب نمبر1)	
شریکِ حیات کے انتخاب سے متعلق احکامات	11
نکاح کے مقاصد اور فوائد	12
مردوں اور عورتوں کے نکاح کا مقصد پاکدامنی ہو	12
نکاح کا مقصد تسکین، محبت اور رحمت کا حصول	13
نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے	13
نکاح ذریعہ اولادِ آدم ہے	13
بچے پیدا کرنے والی عورت کا انتخاب	13
خوشحال معتدل نبوی حیات کا انداز	14
نکاح (شرمگاہ اور نگاہ کا) محافظ	14
نکاح کا پیغام بھیجنے (منگنی) کا قرآنی بیان	15
شادی کے مصنوعی معیار باعث فتنہ	15
رشتہ کرتے وقت چار چیزوں میں برابری (Equality) دیکھو	16
شریکِ حیات کو دیکھنے کی اجازت	16
اولاد کو پسند کی شادی کی اجازت	16
شادی سے پہلے شریکِ حیات کو دیکھنا	17
منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنے کی ممانعت	17
شادی میں شرائط رکھنے کا جواز	18

جہیز کی حدود وقیود	18
اپنی بیٹی کے لئے کسی نیک آدمی کو نکاح کی پیشکش کرنا	18
شوال میں نکاح پسندیدہ ہے	19
بغیر گواہوں کے نکاح	20
بیوی کو کچھ تحفہ دینا	20
مسجد میں نکاح کرنے کی فضیلت	20
تعلقِ زوجیت سے پہلے کی دعا	20
شادی پر مبارک باد کی دعا	21
حق مہر	21
حق مہر (Dower) سے متعلق آیات مبارکہ	21
عورتوں سے حق مہر واپس لینے کی ممانعت	22
عورتوں کو خرچہ دینے کا بیان	22
نبی کریم ﷺ کی ازواج کا حق مہر	22
حق مہر کی وجہ سے شادی کو مشکل بنانے کی ممانعت	22
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر	23
حق مہر کی تاخیر سے ادائیگی	23
ستّو اور کھجور کے ساتھ بھی ولیمہ جائز ہے	24
اچھا ولیمہ اور بُرا ولیمہ	24
عورتیں مردوں کی کھیتی ہیں کا اصل مفہوم	24
بیوی کے ساتھ غیر فطری طریقے سے ہمبستری کرنے والے پر لعنت	25
ولیمہ اور حق مہر	25
کامیاب زندگی کا اصول	25
خطبہ کے نبوی الفاظ	26

(باب نمبر2)

میاں بیوی کے تعلقات سے متعلق احکامات	28
مرد کا عورت پر حق	29
عورت کی تابعداری کی حدود	29
بناؤ سنگھار کی حدود	29
عملِ زوجیت کے ساتھ خواہشات کی تکمیل	30
حاملہ کے ساتھ تعلقِ زوجیت	30
حیض (Menses) والی عورت سے تعلقِ زوجیت	30
عزل (Discharge) ہوتے وقت عورت سے جدا ہونا	31
میاں بیوی پردے کی باتیں دوستوں میں نہ بتائیں	31
بہترین خاوند	31
بہترین بیوی	32
تعلقِ زوجیت کے بعد پاکی کا بیان	32
ناپاکی میں سونے سے پہلے وضو	33
ناپاکی کی حالت میں تلاوت کی ممانعت	33
پیدائش کے بعد چالیس دن عورتوں کے معمول	33
نماز کی پابندی، شوہر کی تابعداری پر جنت کا تحفہ	33
مرد کا عورت پر حق	34
مردوں عورتوں پر لعنت	34
شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت	34
مرد کے اپنے گھر میں رہنے کی کیفیت	35
میاں بیوی کا آپس میں ناراض ہونا	35
اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے	35

عورتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو	35
عورت کا کسی کے گھر میں لباس تبدیل کرنے کی ممانعت	36
عورت اور مرد کی سفر میں محبت کی مثال	36
(باب نمبر 3)	
میاں بیوی کے تربیتِ اولاد کے حوالے سے حقوق وفرائض	38
پرورش اور تربیت میں فرق کا مفہوم	39
پیدائش سے پہلے تربیت کی فکر	39
بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد تربیت اولاد کی فکر	40
موت کے وقت تربیتِ اولاد کی فکر	40
اولاد کی تربیت نہ کرنے کی سزا	41
بچوں کا رنگ ونسب	41
تحنیک (گھٹی دینا)	42
بچے کے کان میں اذان، حلق، بالوں کے برابر چاندی کا صدقہ اور عقیقہ	42
رضاعت (ماں کا بچے کو دودھ پلانا)	43
رضاعی رشتے کی حرمت	44
اولاد کو نماز کی تعلیم اور بستروں سے جدا کرنا	44
اولاد کے درمیان عدل	44
بچوں کو دم کرنا	44
بچوں کو بوسہ دینا	45
بچوں کو گود میں اُٹھانا	45
بچوں کی حفاظت کے لئے اقدامات	46
بیٹیوں پر شفقت	46
بچوں کے لئے سوتے وقت تربیتی احکام	47

رات کوسوتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک	47
احساس ذمہ داری کی تعلیم	47
عورت کے گھریلو کام میں مشقت پر اجر	48
والدین کے حقوق	49
کسی کے والدین کو گالی اپنے والدین کو گالی دینا ہے	49
والدین کی خدمت سے کامیابی کا حصول	49
نماز، والدین اور جہاد کی فضیلت	51
مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک	51
موت کے بعد والدین کے حقوق	51
والدین کی خدمت جہاد سے بہتر	52
والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی	52
والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ	52
رضاعی والدین کی عزت	53
والد کی عظمت	53
والدین کی اطاعت کی تعلیم	53
والدین کی رضا کی اہمیت	53
والدین اور اولاد کا ایک دوسرے کے ہاتھ چومنا	54
والدین کو تربیتِ اولاد کے لئے گائیڈ لائن	54
(باب نمبر 4)	
میاں بیوی کی ذہنی ہم آہنگی، طلاق اور متعلقہ احکامات کا بیان	55
طلاق سے بچنے کے تربیتی اقدامات	56
ثالث کے ذریعے قربت پیدا کرو	57
عورت خود بھی صلح کے لئے نرمی پیدا کرے	57

ناپسندیدگی کو طلاق کا معیار نہ بناؤ	57
طلاق کی تحسین (Appreciation) کی بجائے مذمت (Condemn)	58
طلاق کے وسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی	58
عورت کے بلا وجہ طلاق کے مطالبے کی مذمت	58
طلاق کے معاملے میں مذاق کی گنجائش نہیں ہے	59
طلاقِ بدعت	59
طلاقِ سنت	59
طلاق کا طریقہ	59
طلاق کی تین قسمیں	60
مرد کی طرف سے جدائی طلاق کہلاتی ہے اور مرد حق مہر واپس نہیں لے سکتا	60
عدت کے دوران رجوع کرنے کی ترغیب	61
طلاق بائن کے بعد عورت کا اختیار	61
طلاقِ مُغَلَّظَہ	61
(باب نمبر 5)	62
عدالتی خلع، عدت اور حلالہ کے احکامات کا بیان	62
عورت کی طرف سے جدائی خلع کہلاتی ہے اور عورت کو حق مہر واپس کرنا ہوتا ہے	63
خلع کے مطالبہ پر مرد سے طلاق دلوانا	63
تنسیخِ نکاح کی شرائط	63
صرف نکاح کے بعد (تعلقِ زوجیت کے بغیر طلاق سے) عدت نہیں ہوتی	64
بوڑھی، نابالغہ (تین ماہ) اور حاملہ عورت کی عدت (وضع حمل)	65
طلاق یافتہ (نوجوان عورت) کی عدت (تین Menses)	65
جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو اُس کی عدت (چار ماہ دس دن)	65
عدت کی پابندیاں	65

حاملہ کو طلاق واقع ہونا اور ڈلیوری تک اخراجات مرد کے ذمہ ہونا	66
(Arranged) حلالے کے تصور کی مذمت	67
حلالہ میں صرف نکاح کافی نہیں ازدواجی تعلق ضروری ہے	67
حیض (ماہواری) میں مرد عورت کے لئے احکام	67
ناپاکی کے بعد کم ازکم وضو کرے	68
غسل جنابت کا طریقہ	68
(اجنبی) عورت عورت اور مرد مرد کی شرمگاہ کو بھی نہ دیکھے	68
شادی میں شرائط	69
طلاق، خلع اور عدت سے متعلق تین آیات	69
متعہ کی ممانعت	71
سورۃ الطلاق	72
طلاق دینے اور عدت گزارنے کا طریقہ	72
طلاق اور رجوع کے وقت گواہ بنانے کا بیان	72
بوڑھی، نابالغہ اور حاملہ عورتوں کی عدت	73
عدت کے دوران عورت سے تعلق اور سلوک کا بیان	74
انسانی قدروں کا خیال نہ رکھنے والوں کا انجامِ بد	74
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے ثمرات	75
اولاد کے لئے پہلا تربیتی نمونہ	76

والدین اور ذمہ داران سے گزارش

انسان میں معاشرت پسندی فطری ہے کیوں کہ انسان کے زندہ رہنے کے لئے اُس کا دوسرے انسانوں سے تعلق انتہائی ضروری ہے اسی وجہ سے انسان کو مدنی الطبع کہا جاتا ہے۔اس تعلق کی نوعیت کو زندگی کے مختلف مراحل میں مختلف ناموں (میاں بیوی، ماں باپ، اولاد) سے یاد کیا جاتا ہے۔نکاح اور طلاق وخلع انسانوں کے درمیان ہونے والے وہ معاہدات ہیں جن کے منعقد ہوتے وقت اور ٹوٹتے وقت ہر دو مقامات پر طرفین کی رضامندی کا ہمیشہ خیال رکھا گیا ہے۔اس کتاب سے مقصود نوجوان نسل کو اپنی رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن امور سے آگاہی دلانا ہے جوان کے لیے رسمی تعلیم سے بھی زیادہ ضروری ہیں لیکن ان امور کی طرف آج کے نظامِ تعلیم میں بالکل توجہ نہیں دی جا رہی ہے اور پڑھا لکھا اوران پڑھ ہر طبقہ اپنی خاندانی زندگی میں مسائل کا شکار ہے۔اسلام دلوں کو جوڑتا ہے اور حالات کو ٹھیک کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے عائلی و خاندانی زندگی کو خوشحال کیسے بنایا جائے اس کی پوری تفصیل قرآن وسنت میں موجود ہے،جس کی طرف ہم سب کو رجوع کی ضرورت ہے۔جب معیارات زندگی مصنوعی ہو جائیں تو یقیناً انسان چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے مصنوعی زندگی گزار رہا ہوتا ہے بالکل یہی حال آج ہم مسلمانوں کا ہو چکا ہے شادی بیاہ کی فضول تقریبات اور رسوم ورواج نے حقیقی خوشیاں ہم سے چھین لی ہیں۔

نوجوان نسل (لڑکوں اور لڑکیوں) کے لئے ذیل میں شریکِ حیات کے انتخاب کا معیار، بطور میاں بیوی کے تعلقات، تربیت اولاد سے متعلق حقوق وفرائض اور طلاق وخلع جیسے پانچ ضروری امور کو **49 آیات** اور **107 احادیث مبارکہ** کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے۔

والدین سے گزارش ہے کہ اولاد کو اس کتاب کی مدد سے مذکورہ مسائل سکھائیں۔

فقط۔

ڈاکٹر سلطان سکندر

(باب نمبر 1)

شریک حیات کے انتخاب سے متعلق احکامات

(12 آیات اور 31 احادیث مبارکہ)

نکاح کے مقاصد اور فوائد

نکاح کرنا اور حصولِ اولاد انبیاء کی سنت ہے۔ تَبَتُّلْ (الگ تھلگ، تنہا زندگی گزارنے) کی ممانعت ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجرد والی زندگی (بغیر شادی رہنے) سے منع فرمایا۔ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی، وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ (سورۃ الرعد۔آیت نمبر 38)

ترجمہ: اور (اے محبوب) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی (بہت سے) رسول بھیجے تھے اور ان کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا۔ اور کسی رسول کے بس میں یہ نہ تھا کہ ایک آیت بھی بغیر اللہ کے حکم کے لا سکے۔ ہر زمانے کے لئے ایک کتاب ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1849)

مردوں اور عورتوں کے نکاح کا مقصد پاکدامنی ہو:

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

(سورۃ النساء۔آیت نمبر 24)

ترجمہ: اور شوہر والی عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) سوائے ان (کافروں کی قیدی عورتوں) کے جو تمہاری مِلک میں آ جائیں، (ان احکامِ حرمت کو) اللہ نے تم پر فرض کر دیا ہے، اور ان کے سوا (سب عورتیں) تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں تا کہ تم اپنے اموال کے ذریعے طلبِ نکاح کرو پاک دامن رہتے ہوئے نہ کہ بدکاری کرتے ہوئے۔

عورتیں بھی (مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ) ترجمہ: قیدِ نکاح میں آنے والی ہوں نہ بدکاری کرنے والی ہوں اور پوشیدہ دوست بنانے والی نہ ہوں۔

(سورۃ النساء۔آیت نمبر 25)

نوٹ :سورۃ المائدہ۔آیت نمبر 5 میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔

نکاح کا مقصد تسکین ،محبت اور رحمت کا حصول:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (سورۃ الروم۔آیت نمبر 21)

ترجمہ: اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کئے تا کہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی، بیشک اس (نظامِ تخلیق) میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ دو لوگوں کے درمیان محبت کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز ہم نے نہیں دیکھی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1847)

نکاح ذریعہ اولادِ آدم ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أَنْكِحُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ تم شادی کرو، اس لیے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1863)

بچے پیدا کرنے والی عورت کا انتخاب:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ مجھے حسب اور مرتبہ والی ایک عورت ملی ہے لیکن اس سے بچے نہیں ہوتے، کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ نے اسے (اس سے شادی کرنے سے) منع فرما دیا۔ پھر دوبارہ آپ

کے پاس پوچھنے آیا تو آپ نے پھر اسے روکا۔ پھر تیسری مرتبہ پوچھنے آیا، پھر بھی آپ نے منع کیا، پھر آپ نے فرمایا تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ زیادہ بچے جننے والی، اور زیادہ محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ میں تمہارے ذریعہ کثرت تعداد میں (دیگر اقوام پر) غالب آنا چاہتا ہوں۔

(سنن نسائی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3229)

خوشحال معتدل نبوی حیات کا انداز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں سے بعض نے کہا میں نکاح (شادی بیاہ) نہیں کروں گا، بعض نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، بعض نے کہا میں بستر پر نہیں سوؤں گا، بعض نے کہا میں مسلسل روزے رکھوں گا، کھاؤں پیوں گا نہیں، یہ خبر جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے (لوگوں کے سامنے) اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَ كَذَا؟ لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي لوگوں کو کیا ہوگیا ہے، جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ (مجھے دیکھو) میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ (سن لو) جو شخص میری سنت سے اعراض کرے (میرے طریقے پر نہ چلے) سمجھ لو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن نسائی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3219)

نکاح (شرمگاہ اور نگاہ کا) محافظ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ نوجوانوں کی جماعت! تم میں

جسے بھی نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی بوجہ غربت طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5066)

نکاح کا پیغام بھیجنے (منگنی) کا قرآنی بیان:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

ترجمہ: اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ (دورانِ عدت بھی) ان عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دے دو یا (یہ خیال) اپنے دلوں میں چھپا رکھو، اللہ جانتا ہے کہ تم عنقریب ان سے ذکر کرو گے مگر ان سے خفیہ طور پر بھی (ایسا) وعدہ نہ لو سوائے اس کے کہ تم فقط شریعت کی (رُو سے کنایۃً) معروف بات کہہ دو، اور (اس دوران) عقدِ نکاح کا پختہ عزم نہ کرو یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے، اور جان لو کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات کو بھی جانتا ہے تو اس سے ڈرتے رہا کرو، اور (یہ بھی) جان لو کہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا حلم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 235)

شادی کے مصنوعی معیار باعث فتنہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔

(جامع ترمذی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1084)

رشتہ کرتے وقت چار چیزوں میں برابری (Equality) دیکھو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو (اگر ایسا نہیں کروگے) تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی۔
(یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہوگی)

(صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5090)

شریک حیات کو دیکھنے کی اجازت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے عقد کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَ نَظَرْتَ إِلَيْهَا کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا جا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3485)

اولاد کو پسند کی شادی کی اجازت:

اولاد کی شعوری تربیت کا فریضہ پورا کرنے کے بعد اگر وہ شریعت کے بتائے گئے معیارات کے مطابق اپنی پسند کا اظہار کریں تو والدین کو خوب جانچ پڑتال کے بعد مثبت اقدام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ حضرت مجمع بن یزید انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (خنساء) کا نکاح کر دیا، اس نے اپنے باپ کا کیا ہوا نکاح ناپسند کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپ

ﷺ نے اس کے والد کا کیا ہوا نکاح فسخ کر دیا، پھر اس نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے شادی کی۔

(سنن ابن ماجه: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1873)

شادی سے پہلے شریکِ حیات کو دیکھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لپیٹ کر لے آیا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اہٹایا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کر دے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5125)

منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنے کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ دے وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر، نہ خالہ کے اوپر وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا اور کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو طلاق دینے کا مطالبہ نہ کرے، تاکہ جو اس کے برتن میں ہے اسے اپنے لیے انڈیل لے (یعنی اس کے حصے کا نان ونفقہ مجھے مل جائے) وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا اور اسے چاہیے کہ (طلاق دلوائے بغیر) نکاح میں آئے اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3442)

شادی میں شرائط رکھنے کا جواز:

مادیت پرستی کے موجودہ دور میں شادی کے وقت مشکل شرائط رکھ کر عموماً شادی کو مشکل بنا دیا جاتا ہے۔اور شادیاں تاخیر کا شکار ہو جاتی ہیں۔شریعت میں شرائط کی ممانعت نہیں ہے لیکن اسلام صرف ان شرائط کا حامی ہے جن سے لڑکی لڑکا اور اس کے خاندان والوں کو بوجھ محسوس نہ ہو اور نکاح آسان ہو۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں (شرم گاہوں) کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3472)

جہیز کی حدود وقیود:

آج کل جذبات میں آ کر جہیز کو لعنت کہہ دیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، خاتونِ جنت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنیادی ضرورت کی اشیاء عطا فرمائی تھیں۔اسلام جہیز کے کچھ حدود طے کرتا ہے مثلاً یہ کہ مال حلال ہو جہیز جیسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حرام مال کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا جائے اور جہیز اس طرح (Protocol) کے ساتھ نہ دیا جائے کہ غریب کا کلیجہ منہ کو آئے اور احساس کمتری میں مبتلا ہو اور اس کو محسوس ہو کہ میں ایک غیر متوازن معاشرے کا فرد ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں روئی دار چادر، مَشک، اذخر (گھاس) بھری ہوئی تکیہ دیا۔

(سنن نسائی۔کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3386)

اپنی بیٹی کے لئے کسی نیک آدمی کو نکاح کی پیشکش کرنا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (میری بیٹی) بیوہ ہو گئی، (وہ

خنیس بن حذافہ کے نکاح میں تھیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صحابہ میں سے تھے جو جنگ بدر میں موجود تھے، اور انتقال مدینہ میں فرمایا تھا) میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان کے سامنے حفصہ کا تذکرہ کیا، اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ سے کردوں، انہوں نے کہا میں اس پر غور کروں گا۔ چند راتیں گزرنے کے بعد میں ان سے ملا تو انہوں نے کہا میں ان دنوں شادی کرنا نہیں چاہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا، اور ان سے کہا اگر آپ پسند کریں تو حفصہ کو آپ کے نکاح میں دے دوں تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے ان کے اس رویے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ غصہ آیا، پھر چند ہی دن گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے میرے پاس اپنا پیغام بھیجا تو میں نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کردیا۔ (اس نکاح کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا جب آپ نے مجھے حفصہ سے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، تو اس وقت آپ کو مجھ پر بڑا غصہ آیا ہوگا؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا جب آپ نے مجھ پر حفصہ کا معاملہ پیش کیا تو میں نے آپ کو محض اس وجہ سے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا تذکرہ سن چکا تھا اور میں آپ کا راز افشاء کرنا نہیں چاہتا تھا، ہاں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے شادی نہ کرتے تو میں ضرور ان سے شادی کرلیتا۔

(سنن نسائی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3250، صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5122)

شوال میں نکاح پسندیدہ ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ **تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوال میں مجھ سے شادی کی اور شوال ہی میں میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب زفاف منائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی عورتوں کی رخصتی شوال میں کرنے کو مستحب (پسندیدہ) سمجھتی تھیں۔

(جامع ترمذی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1093)

بغیر گواہوں کے نکاح:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اَلْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ بدکار ہیں وہ عورتیں جو گواہوں کے بغیر خود نکاح کر لیتی ہیں۔

(جامع ترمذی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1103)

بیوی کو کچھ تحفہ دینا:

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا جب تک کہ وہ انہیں کچھ دے نہ دیں تو انہوں نے کہا اللہ کے رسول! میرے پاس کچھ نہیں ہے، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَعْطِهَا دِرْعَكَ اسے اپنی زرہ ہی دے دو، چنانچہ انہیں زرہ دے دی، پھر وہ ان کے پاس گئے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2126)

مسجد میں نکاح کرنے کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں میں کرواور اس پر دف بجاؤ۔

(جامع ترمذی۔کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1089)

تعلقِ زوجیت سے پہلے کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جماع کا ارادہ کرے تو کہے بِاسْمِ اللهِ أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اللہ تعالیٰ کے نام سے، یا اللہ! بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا۔ تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں اولاد رکھی ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب النکاح۔ حدیث نمبر 3533)

شادی پر مبارک باد کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شادی کرنے پر جب کسی کو مبارک باد دیتے تو فرماتے بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ اللہ تجھے برکت عطا کرے، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع کرے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب النکاح۔ حدیث نمبر 1091)

حق مہر:

قرآن نے حق مہر کے لئے صدقہ کا لفظ استعمال کیا ہے اس کی مقدار متعین نہیں کی اور احادیث مبارکہ میں مختلف مقامات پر حق مہر کی مقدار کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ اُن روایات کی روشنی میں احناف کے نزدیک موجودہ دور میں کم سے کم حق مہر 2.625 (اڑھائی تولہ سے 125 گرام اوپر) تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہے۔

حق مہر (Dower) سے متعلق آیات مبارکہ:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا (سورۃ النساء۔ آیت نمبر 4)

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مَہر خوش دلی سے ادا کیا کرو، پھر اگر وہ اس (مَہر) میں سے کچھ تمہارے لئے اپنی خوشی سے چھوڑ دیں تو تب اسے (اپنے لئے) سازگار اور خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔

عورتوں سے حق مہر واپس لینے کی ممانعت:

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (سورۃ النساء۔آیت نمبر 20)

ترجمہ: اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس مت لو، کیا تم ناحق الزام اور صریح گناہ کے ذریعے وہ مال (واپس) لینا چاہتے ہو۔

عورتوں کو خرچہ دینے کا بیان:

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 236)

ترجمہ: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو جنہیں تم نے ہاتھ نہ لگایا ہو اور نہ ان کا مہر مقرر کیا ہو، طلاق دیدو۔ (ہاں ایسی صورت میں) اُن کو خرچہ دو، صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست اپنی طاقت کے مطابق معروف طریقے سے دے۔ اور یہ حق ہے نیک لوگوں پر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کا حق مہر:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کا مہر 12 اوقیہ اور ایک نش تھا، تم جانتے ہو نش کیا ہے؟ یہ آدھا اوقیہ ہے، یہ کل پانچ سو درہم ہوئے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1886)

حق مہر کی وجہ سے شادی کو مشکل بنانے کی ممانعت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا سنو! عورتوں کے مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر دنیا میں یہ کوئی عزت کی چیز ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سب سے

زیادہ مستحق ہوتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی بیوی سے نکاح کیا ہو یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح کیا ہو اور اس میں مہر 12 اوقیہ سے زیادہ دیا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک 1 اوقیہ 40 درہم کا ہوتا ہے اس طرح 12 اوقیہ کے 480 درہم ہوئے۔

(جامع ترمذی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1114)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، حبشہ میں ان کا انتقال ہو گیا تو نجاشی (شاہ حبشہ) نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا، اور آپ کی جانب سے انہیں چار ہزار (درہم) مہر دے کر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روانہ کر دیا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2107)

حق مہر کی تاخیر سے ادائیگی:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا **أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ؟** کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں تمہارا نکاح فلاں عورت سے کر دوں؟" اس نے جواب دیا ہاں، پھر عورت سے فرمایا **أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا؟** کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ فلاں مرد سے تمہارا نکاح کر دوں؟" اس نے بھی جواب دیا ہاں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کا نکاح کر دیا، اور آدمی نے اس سے صحبت کر لی لیکن نہ تو اس نے مہر متعین کیا اور نہ ہی اسے کوئی چیز دی، یہ شخص حدیبیہ میں شریک تھا اور اسی بنا پر اسے خیبر سے حصہ ملتا تھا، جب اس کی وفات کا وقت ہوا تو کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں عورت سے میرا نکاح کرایا تھا، لیکن میں نے نہ تو اس کا مہر مقرر کیا اور نہ اسے کچھ دیا، لہٰذا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر سے ملنے والا حصہ اس کے مہر میں دے دیا، چنانچہ اس عورت نے وہ حصہ لے کر ایک لاکھ میں فروخت کیا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2117)

سَتُّو اور کھجور کے ساتھ بھی ولیمہ جائز ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ أَنّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ ستو اور کھجور سے کیا۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1909)

اچھا ولیمہ اور بُرا ولیمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بِئْسَ الطَّعَامُ : طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں حاضر نہ ہو اس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3521)

عورتیں مردوں کی کھیتی ہیں کا اصل مفہوم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد اپنی عورت سے قُبُل (اگلی شرمگاہ) میں پیچھے سے ہو کر جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے (یعنی ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (سورۃ البقرۃ۔آیت نمبر 223)

ترجمہ: عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو۔①

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2162)

①

یعنی آؤ کھیتی میں اور کھیتی وہی ہے (اگلی شرمگاہ) جہاں بیج ڈالو تو فصل اُگے نہ کہ وہ جگہ (پچھلی شرمگاہ) کھیتی ہے جہاں بیج ضائع ہو، ایسا کرنا حرام ہے لیکن اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

بیوی کے ساتھ غیر فطری طریقے سے ہمبستری کرنے والے پر لعنت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا **مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا** جو شخص اپنی بیوی کی دبر (پاخانہ کے مقام) میں صحبت کرے اس پر لعنت ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2162)

ولیمہ اور حق مہر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زرد رنگ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا حق مہر دے کر ایک عورت سے نکاح کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ کہ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3490)

کامیاب زندگی کا اصول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا **اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ** عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی فکر کرو گے تو اس کو توڑ ڈالو گے۔ اور اگر تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ کام لے لو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

(صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5184)

خطبہ کے نبوی الفاظ:

جمعہ، عید، نکاح اور حج جیسے مبارک اجتماعی مواقع پر خطبہ کی حیثیت ان اجتماعات کے حوالے سے احکامات سکھانے کی ہے۔ ہمارے عربی نہ جاننے کی وجہ سے یہ خطبہ اردو اور عربی دوزبانوں میں دیا جاتا ہے تاکہ حاضرین وسامعین تک احکامات بھی پہنچ جائیں اور سنت پر بھی مکمل عمل ممکن ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ سکھایا، اور وہ یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ یَہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہُ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ہَادِیَ لَہُ وَأَشْہَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد اور گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، اور ہم اپنے نفسوں کی شرانگیزیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی حقیقی معبود سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تین آیتیں پڑھتے:

یَاأَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ○

(سورہ آل عمران۔آیت نمبر 102)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا کہ اس سے ڈرنا چاہیئے، اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا،

یَاأَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسَاءَلُونَ بِہِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیبًا○(سورۃ النساء۔آیت نمبر 1)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو، بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے

یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِیدًا ○

(سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر 70)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح و درست بات کہو۔

(سنن نسائی: کتاب الجمعہ۔حدیث نمبر 1405)

نوٹ:

جمعہ، نکاح اور عیدین کے مواقع پر اس خطبہ کے ساتھ ان مواقع کی مناسبت سے آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ پڑھ کر عوام الناس کی راہنمائی کی جاسکتی ہے۔

(باب نمبر2)

میاں بیوی کے تعلقات سے متعلق احکامات

(1 آیت اور 25 احادیث مبارکہ)

مرد کا عورت پر حق:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1854)

عورت کی تابعداری کی حدود:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو صبح تک فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3538)

بناؤ سنگھار کی حدود:

بناؤ سنگھار عورت کا حق ہے اور وہ کر سکتی ہے خوشبو، نیل پالش وغیرہ لگانا اور ان جیسی بہت سی چیزیں عورت کے لئے جائز ہیں۔ جن چیزوں کی ممانعت ہے ان کی مختلف وجوہات ہیں مثلاً نیل پالش کی وجہ سے وضو اور غسل کرتے وقت پانی ناخن وغیرہ کی تہ تک نہیں پہنچتا اس لیے اس کو اتار کر وضو اور غسل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حرام چیزوں (یعنی جانور کے بال اور ناپاک کیمیکل) سے بناؤ سنگھار کرنے کی بھی ممانعت ہے کیونکہ وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہو سکتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ أَنَّهُ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1987)

عملِ زوجیت کے ساتھ خواہشات کی تکمیل:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو (اپنی بیوی) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اوران سے اپنی ضرورت پوری کی پھر صحابہ کرام کے پاس گئے اوران سے فرمایا إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ عورت شیطان کی شکل میں نمودار ہوتی ہے توجس کے ساتھ اس طرح کا واقعہ پیش آئے وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے، کیونکہ یہ اس کے دل میں آنے والے احساسات کو ختم کردے گا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2151)

حاملہ کے ساتھ تعلقِ زوجیت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اوطاس کی قیدی عورتوں کے متعلق فرمایا لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً کسی بھی حاملہ سے وضع حمل سے قبل جماع نہ کیا جائے اسی طرح کسی بھی غیر حاملہ سے جماع نہ کیا جائے، یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے۔

(یہ عورت کی سہولت کے لیے ہے ایسا کرنا حرام نہیں ہے)

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2157)

حیض (Menses) والی عورت سے تعلقِ زوجیت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہو جاتی تو اسے گھر سے نکال دیتے نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ ہی اسے گھر میں رکھتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

(سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 222)

ترجمہ: لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجیئے کہ وہ گندگی ہے لہٰذا تم حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ انہیں (اپنی بیویوں کو) گھروں میں رکھواور جماع کے علاوہ ہر کام کرو۔

(سنن ابی داؤد: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2165)

عزل (Discharge) ہوتے وقت عورت سے جدا ہونا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا إِذَا أَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔①

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3554)

①
جس فیملی پلاننگ (Family Planning) میں انسانی ساخت تبدیل نہ ہو وہ جائز ہے۔

میاں بیوی پردے کی باتیں دوستوں میں نہ بتائیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا قیامت والے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

(صحیح مسلم: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3552)

بہترین خاوند:

مرد اور عورت دونوں گاڑی کے پہیے ہیں دونوں کے حقوق وفرائض کو شریعت نے واضح بیان کر دیا

ہے، جو مرد اور عورت کی ذہنی اور جسمانی ساخت کے عین فطرتی نظام کے مطابق ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کی عزت اور قدر کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ** سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1978)

بہترین بیوی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا عورتوں میں اچھی عورت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا **اَلَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ** وہ عورت جو اپنے شوہر کو جب وہ اسے دیکھے خوش کر دے اور جب وہ کسی کام کا اسے حکم دے تو (خوش اسلوبی سے) اسے بجالائے، اپنی ذات اور اپنے مال کے سلسلے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے کہ اسے برا لگے۔

(سنن نسائی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3233)

تعلقِ زوجیت کے بعد پاکی کا بیان:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے **إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ**

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے، پھر شرمگاہ دھوتے، اور اپنی نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر بال پانی سے بھگوتے، پھر اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے۔

(جامع ترمذی: کتاب الطہارت۔حدیث نمبر 104)

ناپاکی میں سونے سے پہلے وضو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ ہاں، جب وہ وضو کرلے۔

(جامع ترمذی: کتاب الطہارت۔حدیث نمبر 141)

وضو کرکے دوبارہ میاں اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے۔(جامع ترمذی: کتاب الطہارت۔حدیث نمبر 120)

ناپاکی کی حالت میں تلاوت کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

(جامع ترمذی: کتاب الطہارت۔حدیث نمبر 131)

پیدائش کے بعد چالیس دن عورتوں کے معمول:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نفاس والی عورتیں چالیس دن تک بیٹھی رہتی تھیں، اور جھائیوں کے سبب ہم اپنے چہروں پر ورس (نامی گھاس) ملتی تھیں۔

(جامع ترمذی: کتاب الطہارت۔حدیث نمبر 139)

نماز کی پابندی، شوہر کی تابعداری پر جنت کا تحفہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو بچے تھے ایک کو وہ گود میں اٹھائے ہوئی تھی اور دوسرے کو کھینچ رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْلَا مَا يَأْتِينَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ

دَخَلَ مُصَلِّيَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ بچوں کو اٹھانے والی، انہیں جننے والی، اوران پر شفقت کرنے والی عورتیں اگر اپنے شوہروں کو تکلیف نہ دیتیں تو جوان میں سے نماز کی پابند ہیں جنت میں جاتیں۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 2013)

مرد کا عورت پر حق:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ اگر میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر شوہر عورت کو جبل احمر سے جبل اسود تک اور جبل اسود سے جبل احمر تک پتھر ڈھونے کا حکم دے تو عورت پر حق ہے کہ اس کو بجالائے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1852)

مردوں عورتوں پر لعنت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَلَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی، اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1904)

شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَطُّ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب النکاح۔حدیث نمبر 1922)

مرد کے اپنے گھر میں رہنے کی کیفیت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے کام میں لگے رہتے تھے۔فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(صحیح بخاری: کتاب الادب۔حدیث نمبر 6039)

میاں بیوی کا آپس میں ناراض ہونا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری خوشی اور ناراضی کو پہچان لیتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کس طرح پہچان لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ قسم ہے محمد کے رب کی اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو وَ رَبِّ اَبْرَاهِيْم قسم ہے ابراہیم کے رب کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ میں نے کہا جی ہاں، میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب الادب۔حدیث نمبر 6078)

اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے پس وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الایمان۔حدیث نمبر 55)

عورتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِسْتَوْصُوا

بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ عورتوں کے بارے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر اسے وہ یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

(صحیح بخاری: کتاب أحدیث الأنبیاء۔ حدیث نمبر 3331)

عورت کا کسی کے گھر میں لباس تبدیل کرنے کی ممانعت:

اہل شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو آپ نے فرمایا! تم وہی ہو جن کی عورتیں حمامات (عمومی غسل خانوں) میں نہانے جایا کرتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مَا مِنْ إِمْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے سوا اپنے کپڑے کہیں دوسری جگہ اتار کر رکھتی ہے وہ عورت اپنے اور اپنے رب کے درمیان سے حجاب کا پردہ اٹھا دیتی ہے۔

(جامع ترمذی: کتاب الأدب۔ حدیث نمبر 2803)

عورت اور مرد کی سفر میں محبت کی مثال:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تلاش کے لیے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے لیکن نہ اس جگہ پانی تھا اور نہ ان کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہیں روک لیا ہے۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں۔ نہ تو یہاں پانی ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ (پانی) لیے ہوئے

ہیں۔اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔وہ کہنے لگے،تمہاری وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب لوگوں کو رکنا پڑا۔اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے۔میں ضرور تڑپ اٹھتی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے رہے۔جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمم کیا۔اس پر اُسَیْد بن حُضَیْر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ہمیں ملا۔

(صحیح بخاری:کتاب فضائل الصحابۃ۔حدیث نمبر 3672)

(باب نمبر3)

میاں بیوی کے تربیتِ اولاد
کے حوالے سے حقوق وفرائض

(10 آیات اور 33 احادیث مبارکہ)

پرورش اورتربیت میں فرق کا مفہوم

پرورش فارسی اورتربیت عربی زبان کا لفظ ہے بظاہرزیادہ فرق نہیں۔جسمانی نشونما کو پرورش اور ذہنی نشوارتقاء (شعور) کوتربیت کہا جاتا ہے۔دونوں میں اللہ کی حکمت اورقدرت کارفرما ہوتی ہے لیکن پرورش اللہ فرماتا ہے موسیٰ کودریا میں پھینکوا کر بچالینا اسی کی پروردگاری کا بیان ہے۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۚ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿٣٩﴾ (سورہ طٰہٰ۔آیت نمبر 39،38)

ترجمہ: جب ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں وہ بات ڈال دی جوڈالی گئی تھی ﴿٣٨﴾ کہ تم اس (موسیٰ علیہ السلام) کو صندوق میں رکھ دو پھراس کودریا میں ڈال دو پھردریا اسے کنارے کے ساتھ آلگائے گا،اسے میرادشمن اوراس کا دشمن اٹھالے گا،اورمیں نے تجھ پر(اے موسیٰ) اپنی جناب سے محبت کا پرتَو ڈال دیا ہے تاکہ تمہاری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے ﴿٣٩﴾

رہ گئی تربیت تو وہ والدین کے ذمہ ہے جس کے لئے نصاب تعلیم اور(Academic Labour)جوتعلیمی نتائج کی دوڑ کو٪90 پرلے گئی ہے۔ناکافی ہے۔تربیت کے لئےقرآن،حدیث اورصوفیاء کے منہج تربیت کی ضرورت ہے۔باشعورانسان کواپنی اوراپنی اولادکی زندگی کے کسی بھی stage پرتربیت نہیں بھولتی۔تربیت اولاد کےحوالے سے چندنکات درجہ ذیل ہیں۔

پیدائش سے پہلےتربیت کی فکر:

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلےاُن کےوالدین کی اُن کواللہ کےسپرد کرنے کی نذر

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (سورۃالعمران۔آیت نمبر 35)

ترجمہ:اور(یادکریں) جب عمران کی بیوی نے عرض کیا: اے میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے

میں اسے (دیگر ذمہ داریوں سے) آزاد کر کے خالص تیری نذر کرتی ہوں سو تو میری طرف سے (یہ نذرانہ) قبول فرما لے، بیشک تو خوب سننے خوب جاننے والا ہے۔

بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد تربیت اولاد کی فکر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچوں کی نماز کی فکر

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ (سورۃ ابراہیم۔آیت نمبر 37)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بیشک میں نے اپنی اولاد (اسماعیل علیہ السلام) کو (مکہ کی) بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسا دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ شوق و محبت کے ساتھ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں (ہر طرح کے) پھلوں کا رزق عطا فرما، تاکہ وہ شکر بجالاتے رہیں۔

موت کے وقت تربیتِ اولاد کی فکر:

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے وصال کے وقت اولاد کو نصیحت

اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 133)

ترجمہ: کیا تم (اس وقت) حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: تم میرے (انتقال کے) بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق علیہم السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبودِ یکتا ہے، اور ہم (سب) اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔

اولاد کی تربیت نہ کرنے کی سزا:

قیامت والے دن چھوٹوں کا بڑوں کے خلاف گواہی دینا

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

ترجمہ: جس دن ان کے مُنہ آتشِ دوزخ میں (بار بار) الٹائے جائیں گے (تو) وہ کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾

ترجمہ: اور وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بیشک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا تو انہوں نے ہمیں (سیدھی) راہ سے بہکا دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

(سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر 66،67،68)

ترجمہ: اے ہمارے رب! انہیں دوگنا عذاب دے اور اُن پر بہت بڑی لعنت کر۔

بچوں کا رنگ ونسب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ہاں کالا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس جو اونٹ ہیں ان کے رنگ کیسے ہیں؟ عرض کیا سرخ رنگ کے ہیں آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آ گیا؟ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ گیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا **فَلَعَلَّ إِبْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ** اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر گیا ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 5305)

تحنیک (گھٹی دینا):

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت قریب تھی۔ قباء میں پیدائش ہوئی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور (لعابِ دہن) تھوک مبارکہ سے تحنیک کی اور برکت کی دعا فرمائی۔ یہ پہلا بچہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جارہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں) پر جادو کر دیا ہے۔ اس لیے تمہارا اب کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب العقیقہ۔حدیث نمبر 5469)

بچے کے کان میں اذان، حلق، بالوں کے برابر چاندی کا صدقہ اور عقیقہ:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسن بن علی جب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے پیدا ہوئے تو **أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں نماز کی اذان کی طرح اذان دی۔①

(جامع ترمذی: کتاب الاضاحی۔حدیث نمبر 1514)

①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا يَا فَاطِمَةُ اِحْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بال کے برابر چاندی صدقہ کرو۔

(جامع ترمذی: کتاب الاضاحی۔حدیث نمبر 1519)

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔ (جامع ترمذی: کتاب الاضاحی۔حدیث نمبر 1513)

● عقیقہ کا لفظ عَقٌّ سے نکلا ہے جس کا معنی کاٹنا ہے اس کا اطلاق سر کے بال کاٹنے اور جانور (بکری وغیرہ) کاٹنے پر ہوتا ہے تاکہ بچہ (عاق) نافرمان نہ ہو۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں کتاب نمبر 71 کو کتاب العقیقہ کا نام دیا ہے اور 8 احادیث ذکر کی ہیں۔

رضاعت (ماں کا بچے کو دودھ پلانا):

وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (سورہ البقرہ آیت نمبر 233)

ترجمہ: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں یہ (حکم) اس کے لئے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے، اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور پہننا دستور کے مطابق بچے کے باپ پر لازم ہے، کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دی جائے، (اور) نہ ماں کو اس کے بچے کے باعث نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کے سبب سے، اور وارثوں پر بھی یہی حکم عائد ہوگا، پھر اگر ماں باپ دونوں باہمی رضا مندی اور مشورے سے (دو برس سے پہلے ہی) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، اور پھر اگر تم اپنی اولاد کو (دایہ سے) دودھ پلوانے کا ارادہ رکھتے ہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ جو تم دستور کے مطابق دیتے ہو انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔①

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ** رضاعت سے حرمت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب وہ انتڑیوں کو پھاڑ دے اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔
(جامع ترمذی: کتاب الرضاع۔ حدیث نمبر 1152)

① اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کی حرمت اس وقت ہوتی ہے جب بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اور جو دو برس پورے ہونے کے بعد ہو تو اس سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

رضاعی رشتے کی حرمت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ یہ میرے لیے حلال نہیں ہوسکتیں، جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الشھادات۔حدیث نمبر 2645)

اولاد کو نماز کی تعلیم اور بستروں سے جدا کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ سِنِينَ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر (یعنی نماز نہ پڑھنے پر) مارو، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ اور ان کے سونے کے بستر الگ کر دو۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ۔حدیث نمبر 495)

اولاد کے درمیان عدل:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ إِعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو، اپنے بیٹوں کے حقوق کی ادائیگی میں برابری کا خیال رکھا کرو (کسی کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی نہ ہو)۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الإجارۃ۔حدیث نمبر 3544)

بچوں کو دم کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں (خواب میں)

ڈرنے پر یہ کلمات کہنے کو سکھلاتے تھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کی اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے ان بیٹوں کو جو سمجھنے لگتے یہ دعا سکھاتے اور جو نہ سمجھتے تو ان کے گلے میں اسے لکھ کر لٹکا دیتے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الطب۔ حدیث نمبر 3893)

بچوں کو بوسہ دینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

(صحیح بخاری: کتاب الادب۔ حدیث نمبر 5997)

بچوں کو گود میں اُٹھانا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں لال قمیص پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے، انہیں اٹھا لیا اور لے کر منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا صَدَقَ اللهُ اللہ نے سچ فرمایا ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (سورۃ التغابن۔ آیت نمبر 15) تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں، رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ پھر آپ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الجمعۃ۔ حدیث نمبر 1109)

بچوں کی حفاظت کے لئے اقدامات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ کیونکہ شیاطین اسی وقت پھیلنا شروع کرتے ہیں۔ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ پھر جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (چلیں پھریں) پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھک دو، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو (اور اگر ڈھکن نہ ہو) تو درمیان میں ہی کوئی چیز رکھ دو۔

(صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق۔حدیث نمبر 3280)

بیٹیوں پر شفقت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لیے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔

(صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ۔حدیث نمبر 1418)

بچوں کے لئے سوتے وقت تربیتی احکام:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خَمِّرُوا الْآنِيَةَ پانی کے برتنوں کو ڈھک لیا کرو، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ دروازے بند کرلیا کرو وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ اور اپنے بچوں کو اپنے پاس جمع کرلیا کرو، کیونکہ شام ہوتے ہی جنات (روئے زمین پر) پھیلتے ہیں اور اچکتے پھرتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا لیا کرو، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ کیونکہ موذی جانور (چوہا) بعض اوقات جلتی بتی کو کھینچ لاتا ہے اور اس طرح سارے گھر کو جلا دیتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق۔ حدیث نمبر 3316)

رات کو سوتے وقت نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لیٹتے تو نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات (سورۃ الفلق والناس) پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے۔

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات۔ حدیث نمبر 6319)

احساس ذمہ داری کی تعلیم:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ خبردار سن لو! تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) اس سے اپنی رعایا سے متعلق باز پرس ہوگی اے لہٰذا امیر جو لوگوں کا حاکم ہو وہ ان کا نگہبان ہے اس سے ان کے متعلق باز پرس

ہوگی اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا غلام اپنے آقا و مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، تو (سمجھ لو) تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الخراج والفییء والإمارۃ۔حدیث نمبر 2928)

عورت کے گھریلو کام میں مشقت پر اجر:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ چکی پیسنے کی تکلیف کی وجہ سے کہ ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں موجود نہیں تھے۔ اس لیے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتادوں جو تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یہ پڑھ لیا کرو فَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ چونتیس (34) مرتبہ اللہ اکبر کہو، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ کہو وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ اور تینتیس (33) مرتبہ الحمد للہ کہو، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الدعوات۔حدیث نمبر 6318)

والدین کے حقوق:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! والدین کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ وہی دونوں تیری جنت اور جہنم ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الأدب۔ حدیث نمبر 3662)

کسی کے والدین کو گالی اپنے والدین کو گالی دینا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔ (تو یہ گالی دینا ہی لعنت ہے جس کا سبب وہ خود بنا ہے)۔

(صحیح بخاری: کتاب الأدب۔ حدیث نمبر 5973)

والدین کی خدمت سے کامیابی کا حصول:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لیے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی **اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی**

لیتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہوگئی اور جب میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے دعا کی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہوسکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفی نہ دے دو۔ میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی، اور آخر اتنی اشرفی جمع کر لی۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا۔ تو وہ بولی، اللہ سے ڈر، اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے (نکلنے کا) راستہ بنا دے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق (پیمانہ) جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آ کر مزدوری مانگی کہ اللہ کے بندے مجھے میرا حق دیدے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ملک ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو یہاں ہمارے لیے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔

(صحیح بخاری: کتاب البیوع۔ حدیث نمبر 2215)

نماز، والدین اور جہاد کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، فرمایا ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ۔ حدیث نمبر 527)

مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبد العزیٰ) جو مشرکہ تھیں، میرے یہاں آئیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صِلِي أُمَّكِ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

(صحیح بخاری: کتاب الھبة۔ حدیث نمبر 2620)

موت کے بعد والدین کے حقوق:

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے، اتنے میں قبیلہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی نیکی ایسی باقی ہے کہ ان کی وفات کے بعد میں ان کے لیے کر سکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا ہاں، ان کے لیے دعا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا اور استغفار کرنا، وَإِيفَاءٌ بِعُهُودِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا اور ان کے انتقال کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا اور ان رشتوں کو جوڑنا جن کا

تعلق انہیں کی وجہ سے ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الأدب۔حدیث نمبر 3664)

والدین کی خدمت جہاد سے بہتر:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا أَحَيٌّ وَالِدَاكَ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ پھر انہیں میں جہاد کرو۔ (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)۔

(صحیح بخاری: کتاب الجهاد السیر۔حدیث نمبر 3004)

والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب أبواب النوم۔حدیث نمبر 5143)

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ماں باپ کی نافرمانی کرنا، وَقَتْلُ النَّفْسِ کسی کی جان لینا وَشَهَادَةُ الزُّورِ اور جھوٹی گواہی دینا۔

(صحیح بخاری: کتاب الشهادات۔حدیث نمبر 2653)

رضاعی والدین کی عزت:

حضرت عمر بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں آپ کے رضاعی باپ آئے، آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے، پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا دوسرا کنارہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئیں، پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب أبواب النوم۔حدیث نمبر 5145)

والد کی عظمت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ ، فَيُعْتِقَهُ** بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا سوائے اس کے کہ وہ اسے غلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کر دے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب أبواب النوم۔حدیث نمبر 5137)

والدین کی اطاعت کی تعلیم:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس سے محبت کرتا تھا اور (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ ناپسند تھی، انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اسے طلاق دے دو، لیکن میں نے انکار کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **طَلِّقْهَا** تم اسے طلاق دے دو۔

(سنن ابی داؤد: کتاب أبواب النوم۔حدیث نمبر 5138)

والدین کی رضا کی اہمیت:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آ کر کہا میری

ایک بیوی ہے، اور میری ماں (بعض روایات میں باپ کا ذکر ہے) اس کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں، میں کیا کروں؟ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے،

اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ

باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو اس دروازہ کو ضائع کر دو اور چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔

(جامع ترمذی: کتاب البر والصلة۔ حدیث نمبر 1899)

والدین اور اولاد کا ایک دوسرے کے ہاتھ چومنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے طور طریق اور چال ڈھال میں جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا ہے وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی طرف لپکتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے، ان کو بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے پاس لپک کر پہنچتیں، آپ کا ہاتھ تھام لیتیں، آپ کو بوسہ دیتیں، اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

(سنن ابی داؤد: کتاب أبواب السلام۔ حدیث نمبر 5217)

والدین کو تربیتِ اولاد کے لئے گائیڈ لائن:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ (اصل) علم تین ہیں اور ان کے علاوہ علوم کی حیثیت فضل (زائد) کی ہے آيَةٌ مُحْكَمَةٌ آیت محکمہ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ یا سنت قائمہ، أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ یا فریضہ عادلہ۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الفرائض۔ حدیث نمبر 2885)

(باب نمبر 4)

میاں بیوی کی ذہنی ہم آہنگی، طلاق اور متعلقہ احکامات کا بیان

(8 آیات اور 7 احادیث مبارکہ)

ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے ناپسندیدہ ہے کیونکہ اس سے شریعت کی طرف سے دی گئی آسانی فوت ہو جاتی ہے مرد اور عورت کو سوچنے کا ،غلطیوں کے ادراک اور دوبارہ زندگی گزارنے کا موقع ختم ہوجاتا ہے۔عوام الناس کے جذبات اور غصہ میں طلاق دینے کی بجائے (شریعت کے کم از کم 100 روز (سورۃالنساء۔آیت نمبر 35,34) کا مکمل لائحہ عمل، طلاق احسن وحسن میں عدت کے ایام میں رجوع) طلاق سے بچنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہوکر اپنے گھر آباد کرنے چاہیں، اور تین طلاقیں بیک وقت دینے والے کوحکومت کی طرف سے (تعزیری قوانین کے تحت) سزا کا اعلان ہونا چاہئے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائیں اور والدین کے غلط فیصلے کی وجہ سے اولاد برباد نہ ہو۔

● طلاق کے (تین دفعہ تک) محدود ہونے میں عورت کی آسانی ہے عرب جب چاہتے طلاق دے دیتے جب چاہتے عدت کے دوران واپس رکھ لیتے اس وجہ سے عورت زندگی بھر Bound تھی۔

طلاق سے بچنے کے تربیتی اقدامات:

میاں بیوی اس آیت میں دیئے گئے اصولوں کو Follow کریں اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد عورتوں پر محافظ و منتظم ہیں بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور اس وجہ سے (بھی) کہ مرد (ان پر) اپنے مال خرچ کرتے ہیں فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ پس نیک بیویاں اطاعت شعار ہوتی ہیں حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ شوہروں کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ (اپنی عزت کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی وسرکشی کا اندیشہ ہو فَعِظُوْهُنَّ تو انہیں نصیحت کرو وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ اور (اگر نہ سمجھیں تو) انہیں خواب گاہوں میں (خود سے) علیحدہ کردو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور (اگر پھر بھی اصلاح پائیں تو) انہیں مارو (ایسی مار جس کا نشان نہ پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق جیسے مسواک سے مارنا(تفسیر طبری) فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا تو ان پر (ظلم کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا بیشک اللہ سب سے بلند سب سے بڑا ہے۔

(سورۃ النساء۔آیت نمبر 34)

ثالث کے ذریعے قربت پیدا کرو:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا اور اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان مخالفت کا اندیشہ ہو فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا تو تم ایک مُنصِف مرد کے خاندان سے اور ایک مُنصِف عورت کے خاندان سے مقرر کر لو اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا اگر وہ دونوں (مُنصِف) صلح کرانے کا اِرادہ رکھیں يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا بیشک اللہ خوب جاننے والا خبردار ہے۔

(سورۃ النساء۔آیت نمبر 35)

عورت خود بھی صلح کے لئے نرمی پیدا کرے:

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (سورۃ النساء۔آیت نمبر 128)

ترجمہ: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی جانب سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف رکھتی ہو تو دونوں (میاں بیوی) پر کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کر لیں، اور صلح (حقیقت میں) اچھی چیز ہے۔

ناپسندیدگی کو طلاق کا معیار نہ بناؤ:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (سورۃ النساء۔آیت نمبر 19)

ترجمہ: اور ان (اپنی بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔

طلاق کی تحسین(Appreciation) کی بجائے مذمت(Condemn):

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو مالک سے برگشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(سنن ابی داود: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر2175)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(سنن ابی داود: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر2178)

طلاق کے وسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات فاسدہ کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دے دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا جب تک زبان سے نہ کہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر5269)

عورت کے بلاوجہ طلاق کے مطالبے کی مذمت:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو اسے طلاق لینے پر مجبور کرے طلاق کا

مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 2226)

طلاق کے معاملے میں مذاق کی گنجائش نہیں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّوَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں سنجیدگی سے کرنا بھی سنجیدگی ہے اور ہنسی مذاق میں کرنا بھی سنجیدگی ہے نکاح، طلاق اور رجعت۔

(جامع ترمذی: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 1184)

طلاق بذات خود ایک ناپسندیدہ عمل ہے لیکن اگر یہ معاملہ کرنا ہی پڑ جائے تو اس کے دو طریقے ہیں۔

طلاقِ بدعت:

حیض (Menses) میں طلاق دی جائے، حمل (Pregnancy) میں طلاق دی جائے، اکٹھی تین دے دی جائیں یا ایسی پاکی میں طلاق دی جائے جس میں میاں بیوی نے تعلق زوجیت قائم کیا ہو، یوں کرنا ٹھیک نہیں ہے۔لیکن جتنی طلاقیں دے گا اتنی ہو جائیں گی۔

طلاق سنت:

اس کی دو قسمیں ہیں: (أَحْسَنْ) مرد ایک طلاق دے اور پاکی کی حالت میں دے جس پاکی میں میاں بیوی قریب نہ گئے ہوں پھر عدت گزرنے دے۔(حَسَنْ) مرد ہر مہینے پاکی کی حالت میں ایک ایک طلاق دے جس پاکی میں دونوں قریب نہ گئے ہوں۔

طلاق کا طریقہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور پھر

اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنی نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں تو طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ ہمبستری سے پہلے ہونا چاہئے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 5251)

طلاق کی تین قسمیں:

رَجْعِیْ یعنی ایک طلاق جس کے بعد بغیر نکاح اور حق مہر کے صرف (Hello Hi) سے رجوع ہو سکتا ہے۔

بَآئِنْ پہلی طلاق کے بعد عدت کے دوران رجوع نہ کرنے سے خود بخود واقع ہونے والی طلاق ہے یا ایک ہی وقت میں دو طلاقیں دینا بائن طلاق ہے اس کے بعد حق مہر کے بدلے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ اس میں مرد کے ساتھ عورت کی رضامندی بھی شرط ہے۔

مُغَلَّظَه تین طلاقیں دینا ہے جس کے بعد دونوں کے درمیان مکمل جدائی ہے۔

مرد کی طرف سے جدائی طلاق کہلاتی ہے اور مرد حق مہر واپس نہیں لے سکتا:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ طلاق دو بار (طلاق رجعی، طلاق بائن) ہے **فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ** پھر یا تو (بیوی کو) اچھے طریقے سے (زوجیت میں) روک لینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے **وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ** اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو چیزیں تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو سوائے اس کے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ (رشتۂ زوجیت برقرار رکھتے ہوئے) دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 229)

عدت کے دوران رجوع کرنے کی ترغیب:

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 228)

ترجمہ: اور اس مدت کے اندر ان کے شوہروں کو انہیں (پھر) اپنی زوجیت میں لوٹا لینے کا حق زیادہ ہے اگر وہ اصلاح کا ارادہ کر لیں۔

طلاق بائن کے بعد عورت کا اختیار:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُن ۔(سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 232)

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت (پوری ہونے) کو آ پہنچیں تو جب وہ شرعی دستور کے مطابق باہم رضامند ہو جائیں تو انہیں اپنے (پرانے یا نئے) شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔

طلاقِ مُغَلَّظَه:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 230)

ترجمہ: پھر اگر اس نے (تیسری مرتبہ) طلاق دے دی تو اس کے بعد وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر کے ساتھ نکاح کر لے، پھر اگر وہ (دوسرا شوہر) بھی طلاق دے دے تو اب ان دونوں (یعنی پہلے شوہر اور اس عورت) پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر وہ (دوبارہ رشتۂ زوجیت میں) پلٹ جائیں بشرطیکہ دونوں یہ خیال کریں کہ وہ حدودِ الٰہی قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں جنہیں وہ علم والوں کے لئے بیان فرماتا ہے۔

(باب نمبر 5)

عدالتی خلع، عدت اور حلالہ
کے احکامات کا بیان

(18 آیات اور 11 احادیث مبارکہ)

عورت کی طرف سے جدائی خلع کہلاتی ہے اور عورت کو حق مہر واپس کرنا ہوتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 229)

ترجمہ: پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے، تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی (خود) کچھ بدلہ دے کر (اس سے) آزادی لے لے، یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں، پس تم ان سے آگے مت بڑھو اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

خلع کے مطالبہ پر مرد سے طلاق دلوانا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے ان کے اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا **أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ** کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا **أَقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً** باغ قبول کرلو اور انہیں طلاق دے دو۔

(صحیح بخاری: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 5273)

تنسیخِ نکاح کی شرائط:

درجہ ذیل اسباب کی بناء پر عورت مرد سے جدائی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

● شوہر کا چار سال تک لا پتہ ہونا، شوہر کا نان نفقہ دینے میں کوتاہی کرنا، شوہر کا قید ہونا، شوہر کی نامردی (Impotence of Husbnad) یا موذی مرض میں مبتلا ہونا، دونوں میں سے کسی کا مرتد ہو جانا، خُلُق یا خَلَق میں ناپسندیدگی وغیرہ

(1961-Muslim Family Laws Ordinance 1935)

●خاوند کے پیش نہ ہونے پر عدالتی حکم سے باقی ائمہ کے نزدیک جدائی ہو جاتی ہے۔لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق قضاء للغیب (دوسرے فریق کی عدم موجودگی میں فیصلہ دینا) صحیح نہیں ہے،لیکن دوسرے ائمہ کی رائے پر فتوی دے کر آسانی پیدا کی جانے کی رائے کے اظہار کی بھی تحسین کی جاتی ہے

● قاضی کے نافذ کردہ فیصلہ کے بعد عدت کے دوران رجوع کا اختیار ہوتا ہے اسی وجہ سے یونین کونسل میں 90 دن کی رجسٹریشن اور مصالحتی کونسل جیسے اقدامات کیے گئے ہیں۔

● خلع کی صورت میں جدائی طلاق بائن کی شکل میں ہوتی ہے اس میں میاں بیوی دوبارہ نکاح کر کے گھر بسا سکتے ہیں لیکن آئندہ صرف ایک طلاق سے یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے پر حرام ہو جائیں گے۔کیونکہ اختیار تین کا تھا،اور خلع میں عورت بائن ہوگئی،اب ایک سے مغلظہ ہو جائے گی۔

● عدالتی فسخ نکاح (جس میں جج شوہر کی رائے لئے بغیر جدائی کروا دے) میں اسلامی نظریاتی کونسل کا جامع قانون سازی کرنا،نافرمان عورت اور اذیت رساں مرد کی اصلاح کے لئے ازحد ضروری ہے،تاکہ شرعی حدود کا تحفظ ہو سکے۔

صرف نکاح کے بعد (تعلقِ زوجیت کے بغیر طلاق سے) عدت نہیں ہوتی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر 49)

ترجمہ:اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو قبل اس کے کہ تم انہیں مَس کرو (میاں بیوی والا تعلق) تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدّت (واجب) نہیں ہے کہ تم اسے شمار کرنے لگو،پس انہیں کچھ مال و متاع دو اور انہیں اچھی طرح حُسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کرو۔

بوڑھی، نابالغہ (تین ماہ) اور حاملہ عورت کی عدت (وضع حمل):

وَالّٰٓـِٔىْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔىْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (سورۃ الطلاق۔آیت نمبر 4)

ترجمہ: اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شک ہو (کہ اُن کی عدّت کیا ہوگی) تو اُن کی عدّت تین مہینے ہے اور وہ عورتیں جنہیں (ابھی) حیض نہیں آیا (ان کی بھی یہی عدّت ہے)، اور حاملہ عورتیں (تو) اُن کی عدّت اُن کا وضعِ حمل ہے، اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے (تو) وہ اس کے کام میں آسانی فرما دیتا ہے۔

طلاق یافتہ (نوجوان عورت) کی عدت (تین Menses):

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 228)

ترجمہ: اور (نوجوان) طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔

جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو اُس کی عدت (چار ماہ دس دن):

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 234)

ترجمہ: اور تم میں سے جو فوت ہو جائیں اور (اپنی) بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن انتظار میں روکے رکھیں۔

عدت کی پابندیاں:

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوائے شوہر کے کہ اس کے لیے چار مہینے دس دن کی عدت تھی۔ اس عرصہ میں ہم نہ سرمہ لگاتے نہ خوشبو استعمال کرتے اور نہ رنگا کپڑا پہنتے تھے۔ البتہ وہ کپڑا اس سے الگ

تھا جس کا (دھاگا) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو۔ ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت (اظفار) کا تھوڑا سا عود استعمال کر لے اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی۔

(صحیح بخاری: کتاب الطلاق۔حدیث نمبر 5341)

● حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، وہ اپنی کھجوریں توڑنے نکلیں، راستے میں ایک شخص ملا تو اس نے انہیں نکلنے سے منع کیا چنانچہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أُخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا جاؤ اور اپنی کھجوریں توڑو، ہوسکتا ہے تم اس میں سے صدقہ کرو یا اور کوئی بھلائی کا کام کرو۔①

(سنن ابی داود۔أبواب الطلاق۔حدیث نمبر 2297)

① موجودہ دور میں عورت کے باہر جائے بغیر (مثلاً پنشن وغیرہ) جو کام نہیں ہوتا اس کے لیے با پردہ باہر جا سکتی ہے۔

حاملہ کو طلاق واقع ہونا اور ڈلیوری تک اخراجات مرد کے ذمہ ہونا:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ (سورۃ الطلاق۔آیت نمبر 6)

ترجمہ: تم اُن (مطلقہ) عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم اپنی وسعت کے مطابق رہتے ہو اور انہیں تکلیف مت پہنچاؤ کہ اُن پر (رہنے کا ٹھکانا) تنگ کر دو، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو اُن پر خرچ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ جَن لیں، پھر اگر وہ تمہاری خاطر (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں اُن کا معاوضہ ادا کرتے رہو، اور آپس میں (ایک دوسرے سے) نیک بات کا مشورہ (حسبِ دستور) کر

لیا کرو، اور اگر تم باہم دشواری محسوس کرو تو اسے (اب کوئی) دوسری عورت دودھ پلائے گی۔

(Arranged) حلالے کے تصور کی مذمت:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ کیا میں تم کو مانگے ہوئے نر (Male) کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! ضرور بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا هُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح۔ حدیث نمبر 1936)

حلالہ میں صرف نکاح کافی نہیں ازدواجی تعلق ضروری ہے:

میاں بیوی کے ازدواجی تعلق قائم کیے بغیر صرف نکاح کرنے سے عورت سابقہ مرد کے لئے حلال نہیں ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا وہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر کی مٹھاس نہ چکھ لے اور وہ شوہر اس عورت کی مٹھاس نہ چکھ لے۔

(Until they manipulate each other)

(سنن ابی داؤد: کتاب الطلاق۔ حدیث نمبر 2309)

حیض (ماہواری) میں مرد عورت کے لئے احکام:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 222)

ترجمہ: اور (اے محبوب، لوگ) آپ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ وہ گندگی (کی حالت) ہے، پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو

پس ان کے پاس نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ جدھر سے اللہ نے تم کو بتایا ہے۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک وصاف رہنے والوں کو۔

ناپاکی کے بعد کم از کم وضو کرے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ **كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنبی ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے کرتے تھے۔

(صحیح مسلم: کتاب الحیض۔ حدیث نمبر 700)

غسل جنابت کا طریقہ:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ دھوتے پھر وضو کرتے، جس طرح نماز کے لئے کرتے تھے۔ پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں ڈالتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے کہ بال تر ہو گئے تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی ڈالتے۔ پھر دونوں پاؤں دھوتے۔

(صحیح مسلم: کتاب الحیض۔ حدیث نمبر 718)

(اجنبی) عورت عورت اور مرد مرد کی شرمگاہ کو بھی نہ دیکھے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ** مرد دوسرے مرد کے ستر کو (یعنی عورت کو جس کا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔ (صحیح مسلم: کتاب الحیض۔ حدیث نمبر 768)

شادی میں شرائط:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی (سوکن) بہن کی طلاق کی شرط اس لیے لگائے تا کہ اس کے حصہ کا پیالہ بھی خود انڈیل لے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہو گا۔

(صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5152)

طلاق، خلع اور عدت سے متعلق تین آیات:

اسلام سے پہلے مرد عورت کو بے شمار طلاقیں دے کر رجوع کر لیتا تھا جس کی وجہ سے بالخصوص عورت کی زندگی تباہ ہو جاتی تھی شریعت نے زیادہ سے زیادہ تین طلاقوں کا اختیار مرد کو دیا اس کے بعد وہ رجوع نہیں کر سکتا تا کہ عورت کسی اور مرد سے شادی کر کے اپنی بقیہ زندگی خوشی سے گزار سکے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 229)

ترجمہ: طلاق دو بار ہے، پھر یا تو دستور (شرعی) کے مطابق (عورت کو) روک لینا ہے یا (پھر) حسن سلوک کے ساتھ اسے الگ کر دینا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ (واپس) لے لو۔ الاّ یہ کہ زوجین کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدود پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہیں رہ سکیں گے۔ تو ان کے لئے اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا اگر بیوی (اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے) بطور معاوضہ کے کچھ دیدے۔ یہ اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدود ہیں، سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کریں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

ایک طلاق کے بعد پہلے خاوند سے ہی رجوع ہوسکتا ہے تجدیدِ نکاح کی بھی ضرورت نہیں اور یہ رجوع عدت (3 ماہواری) کے درمیان ہوسکتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (سورۃالبقرہ۔آیت نمبر 228)

ترجمہ: اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو تین حیض تک (نکاح ثانی سے) روکے رکھیں، اور اگر اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے ان کے رحم میں پیدا کردی ہو اسے چھپائیں۔اور ان کے شوہر اصلاح حال پر آمادہ ہوں تو اس (مدت کے) دوران وہ ان کو (اپنی زوجیت) میں واپس لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔اور (دیکھو) عورتوں کے لئے بھی دستور (شرعی) کے مطابق ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں، البتہ مردوں کو ان پر (ایک گونہ) فضیلت (حاصل) ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

جب مرد تین طلاقیں دے دے تو پھر یہ عورت تجدیدِ نکاح سے بھی اس کے لئے حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اور طلاق کی شرط رکھے بغیر (نئے شوہر کے طلاق دینے یا فوت ہوجانے کی صورت میں) وہ سابقہ مرد کے پاس واپس آسکتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (سورۃالبقرہ۔آیت نمبر 234)

اور تم میں سے جو لوگ وفات پاجائیں اور (اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں۔پھر جب اپنی مدت پوری کرلیں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم (وارثان میت پر) کوئی الزام نہیں اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

مذکورہ تمام احکامات خوفِ خدا اورحسنِ نیت کے بغیر ممکن نہیں ہیں نا کامی ،رسوائی اورغربت و افلاس سے بچا جاسکتا ہے لیکن اس کے لیے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے ہی ممکن ہے۔

متعہ کی ممانعت:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے روک دیا ہے۔

(سنن نسائی: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 3368، صحیح بخاری: کتاب النکاح۔حدیث نمبر 5115)

سورۃالطلاق

اس سورۂ مبارکہ (سورۃالطلاق) میں جس طرح اس کے نام سے ظاہر ہے طلاق اور عدت کے حوالے سے ہماری اصلاح کی جارہی ہے۔

طلاق دینے اور عدت گزارنے کا طریقہ:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

اے محبوب، (مسلمانوں سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ (اپنی) بیویوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو عدت کے لئے طلاق دو اور (طلاق کے بعد ہی سے) عدت (کے زمانے کا) شمار کرو اور اپنے رب اللہ سے ڈرتے رہو۔ (زمانہ عدت میں) انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، سوائے اس کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو ان کو نکال دینے میں حرج نہیں①) اور یہ اللہ کی حدبندیاں ہیں اور جو کوئی اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود سے تجاوز کرے گا تو وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے شاید اس (طلاق) کے بعد اللہ (ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کردے۔

①

مثلاً اگر عورت حرام کاری کا ارتکاب کرتی ہے یا چوری چکاری سے باز نہیں آتی یا بڑی بدزبان ہے اور اپنے خاوند کے ماں باپ، بہن بھائی کے ساتھ گالی گلوچ کرتی یا بُرا بھلا کہتی رہتی ہے یا اب بھی خاوند کے سامنے سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کرتی ہے تو ان تمام صورتوں میں خاوند اسے اپنے گھر سے نکال سکتا ہے)(ضیاء القرآن: ج5، ص276)

طلاق اور رجوع کے وقت گواہ بنانے کا بیان:

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا

ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲

پھر جب وہ اپنی (عدت کی) میعاد کو پہنچنے لگیں تو انہیں (یا تو) اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) رکھو یا اچھے طریقے سے انہیں رخصت کر دو اور (جو کچھ بھی کرو) اپنے میں سے دو معتبر (آدمیوں) کو گواہ کر لو، اور (اے گواہ بننے والو،) گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے دو۔ یہ نصیحت ان کو کی جاتی ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا رہے گا اللہ اس کے لئے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ نکال دے گا۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳

اور اس کو وہاں سے روزی پہنچائے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام (بہرحال) پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ ٹھہرا رکھا ہے۔

بوڑھی، نابالغہ اور حاملہ عورتوں کی عدت:

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵

(مسلمانو،) تمہاری عورتیں جو حیض سے مایوس (یعنی بڑھاپا آ چکا ہو) ہو چکی ہوں (ان کے معاملے میں) اگر تم کو کوئی شک ہے تو (تمہیں معلوم ہو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح ان کی (عدت) بھی جن کو حیض نہ آیا ہو۔ اور (رہیں) حاملہ عورتیں (تو) ان کی عدت (یہ ہے) کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا رہے گا اللہ اس کے کام آسان کرے گا۔

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا (آخرت میں) اللہ اس کے گناہوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ (سوا لگ)۔

عدت کے دوران عورت سے تعلق اور سلوک کا بیان:

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى ۞ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۞

ان (مطلقہ عورتوں) کو (زمانہ عدت میں) وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی کچھ جگہ بھی تمہیں میسر ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے ایذا نہ دو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کے وضع حمل کے ہونے تک ان کا خرچ اٹھاتے رہو۔ پھر (بچہ جننے کے بعد) اگر وہ (بچے کو) تمہارے لئے دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اجرت دو۔ اور (اجرت کا معاملہ) اچھے طریقے سے باہمی صلاح و مشورے سے طے کر لو۔ اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو گے تو (مرد کو کوئی) اور عورت (میسر آ جائے گی اور وہ بچے کو) دودھ پلائے گی۔

وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کی آمدنی نپی تلی ہو تو جتنا اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ نے جسے جتنا دے رکھا ہے اس سے زیادہ بار اس پر نہیں ڈالنا چاہتا۔ (گھبرانے کی بات نہیں) اللہ تنگی کے بعد کشادگی بھی پیدا کر دے گا۔

انسانی قدروں کا خیال نہ رکھنے والوں کا انجامِ بد:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۞ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۞ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۞

اور (دیکھو،) کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور انہیں سزا بھی بڑی بھاری دی۔

غرض انہوں نے اپنے کئے کا مزا چکھ لیا اور ان کو انجام کار گھاٹا (ہی گھاٹا) ہوا۔

ان لوگوں کے لئے اللہ نے (آخرت کا) سخت عذاب (اور بھی) تیار کر رکھا ہے۔ پس اے عقل والو جو ایمان لا چکے ہو، اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو۔ اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کر دی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ثمرات:

رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَیَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَہُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾

(اور ایک ایسا) رسول (بھیجا ہے) جو تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آئے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور یہ لوگ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ بیشک اللہ نے ایسے شخص کے لئے بہترین رزق رکھا ہے۔ (وہ) اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور انہی کے مانند زمین بھی۔ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ ہر شے کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے۔

اولاد کے لئے پہلا تربیتی نمونہ

والدین اپنی اولاد کا تربیتی فریضہ پورا کرتے ہوئے بچوں کی عمر اور ان کی ذہنی استعداد کے مطابق ان کو وقت دے کر درجہ ذیل طریقہ پر ان کی راہنمائی کریں۔

تربیت کے لئے پہلا تربیتی نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔مزید تربیتی واصلاحی نمونہ جات کے لئے ہماری ویب سائیٹ www.tanveerulquran.org وزٹ کریں۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے ہر انسان کی ذہنی استعداد اور اس کی زندگی کے ہر مرحلہ پر اس کی فکری اور عملی (معاشرتی ،معاشی اور سیاسی)انفرادی اور اجتماعی ہر دو سطح پر راہنمائی کرتا ہے۔ ہر مرد وعورت کو یہ راہنمائی لینے کے لئے قرآن کی پانچ سو(500) آیات اور ایک ہزار(1000) احادیث مبارکہ کا جاننا نہایت ضروری ہے تا کہ روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تربیت حاصل کی جا سکے ۔ان کو محکم آیات اور محکم احادیث کہا جاتا ہے ۔اسلام سب سے پہلے ظاہری و باطنی طہارت پہ زور دیتا ہے،ظاہری طہارت وضو،تیمم اور غسل ہے اور باطنی طہارت توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔والدین اور اساتذہ کرام بچوں کی سکول ، کالج ، اکیڈمی اور یونیورسٹی کی (Professional) تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی فرض علوم کا فریضہ ادا کریں تا کہ ہماری اولادیں قیامت والے دن یہ نہ کہیں

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

ترجمہ:اور وہ کہیں گے،اے ہمارے رب! بیشک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا تو انہوں نے ہمیں (سیدھی) راہ سے بہکا دیا۔ (سورۃالاحزاب -آیت نمبر 67)

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (سورۃالاحزاب -آیت نمبر 68)

ترجمہ:اے ہمارے رب!انہیں دوگنا عذاب دے اور اُن پر بہت بڑی لعنت کر۔

وضو کا بیان:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورۃ المائدہ-آیت نمبر 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت (دھولو) یہی وضو کے چار فرائض کہلاتے ہیں۔نوٹ: نشان زدہ الفاظ وضو کے فرائض کہلاتے ہیں، جن کے بغیر وضو ہی نہیں ہوتا۔

وضو اور تحیۃ الوضو کا بیان:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (اپنے غلام حُمران سے) پانی کا برتن مانگا۔(اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا۔اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(صحیح بخاری: کتاب الوضو۔حدیث نمبر 159)

غسل کا بیان:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ المائدہ-آیت نمبر 6)

ترجمہ: اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔

غسل کے فرائض:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسا نماز کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کیا

کرتے تھے۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔
(کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پورے جسم پہ پانی بہانا غسل کے فرائض کہلاتے ہیں)
(صحیح بخاری: کتاب الغسل۔حدیث نمبر 248)

تیمّم کا بیان:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (سورۃ المائدہ-آیت نمبر 6)

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کرلو۔

تیمّم کا طریقہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیمم کے طریقے کو بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کو مَل لیا اور بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔
(صحیح بخاری: کتاب التیمم۔حدیث نمبر 347)

غسل اور وضو کے لئے پانی کی مقدار:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ایک مُد (تقریباً پونے لیٹر) پانی سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین لیٹر) پانی استعمال فرماتے تھے۔ ہمیں پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے۔
(صحیح بخاری: کتاب الوضو۔حدیث نمبر 201)

غسل کے فرائض پورے کر دیئے تو پھر وضو کی ضرورت نہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

(جامع ترمذی: کتاب الطہارۃ۔حدیث نمبر 107)

بیت الخلاء کی حاجت ہو تو پہلے رفع حاجت کرے پھر نماز پڑھے:

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام تھے، نماز کھڑی ہوئی تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے (امامت کے لیے) آگے بڑھا دیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ جب نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہو اور تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی ضرورت محسوس کرے تو وہ پہلے قضائے حاجت کے لیے جائے۔(جامع ترمذی: کتاب الطہارۃ۔حدیث نمبر 142)

بیت الخلاء میں چہرہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا تم میں سے کوئی حاجت کے لئے بیٹھے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ۔(صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ۔حدیث نمبر 610)

بیت الخلاء میں جانے اور باہر آنے کی دعا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت (پیشاب و پاخانہ) کی یہ جگہیں جن اور شیطان کے موجود رہنے کی جگہیں ہیں، جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو یہ دعا پڑھے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنات (مردوں اور عورتوں) سے۔

(سنن ابی داود: کتاب الطہارۃ۔حدیث نمبر 6)

غُفْرَانَكَ اے اللہ میں تیری بخشش کا طلب گار رہوں۔(جامع ترمذی:کتاب الطہارۃ۔حدیث نمبر 7)

دس احکامات فطرت کا مفہوم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ دس چیزیں سنت ہیں:

قَصُّ الشَّارِبِ موچھیں ترشوانا، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ داڑھی بڑھانا، وَالسِّوَاكُ مسواک کرنا(Toothbrush)وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ناک میں پانی ڈالنا، وَقَصُّ الأَظْفَارِ ناخن کاٹنا(دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے چھوٹی انگلی تک ناخن کاٹنا,بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک ناخن کاٹنا آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹنا۔دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے لے کر بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی تک ترتیب سے ناخن کاٹنا) وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ جوڑوں کا دھونا(کانوں کے اندر، ناک، ناف، بغل اور ران وغیرہ کا دھونا) وَنَتْفُ الإِبِطِ بغل کے بال کاٹنا، وَحَلْقُ الْعَانَةِ زیر ناف کے بال کاٹنا(لمبے ہونے پر کاٹ دیں، چالیس دن سے زیادہ نہ ہوں۔(جامع ترمذی۔کتاب الادب۔حدیث نمبر 2759)

وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ استنجا کرنا، وَالْمَضْمَضَةُ کلی کرنا۔(صحیح مسلم :کتا ب الطھا رۃ۔حد یث نمبر604)

لباس پہننے کی دعا:

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے،تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے،اور میں تجھ سے اس کی خیر اور اس چیز کی خیر کا طلب گار رہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اور اس کے شر اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

(جامع ترمذی:کتاب اللباس۔حدیث نمبر 1767)

پیغام

اسلام علم دوستی کا داعی ہے پہلی وحی (First Divine Order) علم سے متعلق ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری زندگی علم میں اضافے کی دعائیں مانگیں پھر علم کے سیکھنے سکھانے پر زور دیا اور حسب ضرورت علم کے حصول کو فرض قرار دیا۔ انسان کو زندگی موت اور اس کے درمیانے سفر میں جس جس چیز کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے مثلاً نکاح ، ولیمہ، حق مہر، تربیت اولاد، لباس اور کھانا پینا وغیرہ سے متعلق علوم کا جاننا ضروری ہے۔ ہر دور میں انسان مصروف رہا ہے یقیناً آج بھی انسان مصروف ہے۔

Science and Technology کی ترقی سے انسان سالوں کا کام مہینوں اور مہینوں کا کام ہفتوں اور دنوں میں کر رہا ہے جس کا سبب بھی مادیت (Materialistic Approach) ہے اور اس کا نتیجہ بھی مادیت ہے۔ دینِ اسلام کے Structure میں روحانیت بھی داخل ہے۔

کتاب الادب (Book of Good Manners) کتاب الجنائز (Book of Funerals) کتاب الصوم (Book of Fasting)، تنویر القرآن اور کِتَابُ الصَّلٰوۃ (Book of Prayers) کی بالترتیب ایک دو اور تین ہزار کی اشاعت اور خدمتِ دین کے لئے ان کی مفت تقسیم کے بعد اب کِتَابُ الْإِزْدِوَاجِ (Book of Marriage) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس کا مقصد صرف اللہ اور اس کے رسول کی رضا کا حصول ہے تاکہ عوام الناس میں قرآن وسنت سے مزین دلائل کی روشنی میں آگاہی اور بنیادی دینی تعلیم کے حصول کا شعور پیدا کر کے معیار زندگی کو اسلام کے قلب میں ڈھالا جا سکے۔ جو مخیر اہل دل دوست مالی تعاون فرماتے ہیں ان کے لیے شب وروز دعائیں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی نسل میں خیر جاری فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ادارہ تنویر القرآن لاہور

قرآن مجید کا ترجمہ مکمل عربی گرامر اور آسان وجامع تفسیر کے ساتھ دیکھنے اور سننے کے لئے "یوٹیوب چینل" سبسکرائب کریں۔

YouTube Channel

Mustafai Taleem ul Quran
Tanveer ul Quran Lhr

0300-4099400
0321-4649089
tanveerulquranlhr@gmail.com
sultanpu3@gmail.com
www.tanveerulquran.org